اہم اقتباس کی تشریح

اقتناس: انسان بھی مثل حیوانوں کے ایک حیوان ہے اور جب کہ اس کی دلی قوی کی تحریک سُست ہوجاتی ہے اور کام میں نہیں لائی جاتی، تو وہ اپنی حیوانی خصلت میں پڑجاتا ہے۔ اور جسمانی باتوں میں مشغول ہوجاتا ہے۔ اور اسانی صفت کھوکر پورا حیوان بن جاتا ہے۔ پس ہر انسان پر لازم ہے کہ اپنے اندرونی قوی کو زندہ رکھنے کی کوشش میں رہے اور اُن کو بے کار نہ چھوڑے۔

حولہ متن: سبق کا نام: کاہلی

مصنف کا نام: سر سید احمد خان

حل لغت: مثل:کی طرح، حیوان:جانور، دلی قوی:دل کی طاقتیں، تحریک:حرکت، خصلت:عادت، مشغول:مصروف، صفت:خوبی۔

سیاق وسباق: سر سید احمد خان نے کاہلی کے معنی سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ مصنف کے خیال میں لوگ کاہلی کے معنی سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کام کاج اور محنت سے جی چرانا کاہلی ہے، روزمرہ کے کام، محنت سے کام نہ کرنا، چلنے پھرنے میں سستی کرنا کاہلی ہے بلکہ وہ اس بارے میں نہیں سوچتے کہ دلی قوی کو

کاہلی انسان کے اندر سے عزتِ نفس کو لمحہ بہ لمحہ کم کردیتی ہے۔ انسان کا ضمیر بے حس اور مردہ ہوجاتا ہے۔ یہ خودی کے احساس کو آہستہ آہستہ ختم کردیتی ہے۔ اور عزتِ نفس کو ختم کردیتی ہے۔ ان حالات میں انسان پے لازم ہے کہ وہ اپنے اندرونی قوی کو زندہ رکھے۔

تشریح:

انسان کو حیوان ناطق کہا گیا ہے۔ دوسرے حیوانوں کی طرح وہ بھی ایک انسان ہے۔ جب معاشرے میں اس سے کام نہیں لیا جاتا تو اس کی حیوانی خصلت ظاہر ہونا شروع ہوجاتی ہے اور جسمانی باتوں میں مشغول ہوجاتا ہے۔ یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ جب بھی انسان اپنی صفات کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ حیوان بن جاتا ہے۔ اس لیے انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی اندرونی طاقتوں کی ہر وقت کوشش کرتا رہے، کیونکہ اگر ایسا نہیں کریگا تو انسان اپنے اندر موجود کام کرنے کی تمام صلاحیتوں اور خوبیوں کو ضائع کردے گا، اور کاہلی اور سستی کا شکار ہو کر اپنے آپ کو بے کار اور ضائع کردے گا۔ اور ایسے انسان سے بہتری کی توقع ہرگز نہیں کی جا سکتی۔